سوال

(361) سنن مؤکدہ چھوڑنے والے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سنن مؤکدہ چھوڑنے والا گناہ گار ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سنن مؤکدہ چونکہ فرض اور واجب کا درجہ نہیں رکھتی ہیں، لہذا فقہاء کے نزدیک ان کو ادا کرنے پر ثواب ہوتا ہے، جبکہ عدم ادائیگی پر گناہ نہیں ہوتا۔ لیکن ہم میں سے کون ایسا ہے جو ثواب کا محتاج نہیں ہے، ان سنن سے فرائض میں ہونے والی کوتاہی اور نقص کو پورا کیا جائے گا۔ لہذا کوشش کرنی چاہئے کہ سنن کو ادا کرنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔ نبی کریم سنن مؤکدہ کو پابندی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں۔

«کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدع أربعا قبل الظهر» صحیح البخاري الجمعة(1182)

نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات سنت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ میں وارد لفظ (کان) استمرار ومداومت پر دلالت کرتا ہے۔

سیدہ ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«مَن صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ» (أخرجه مسلم (329/1) فی «صلاة المسافرين وقصرها» رقم (728)

جس نے ایک دن اور رات میں بارہ رکعات سنن ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔

بعض اہل فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مسلسل ان سنن کو چھوڑتا ہے تو دین میں تساہل کی وجہ سے اس کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔

امام نووی فرماتے ہیں:

من ترک السنن الراتبة وتسبيحات الركوع والسجود أحياناً لا ترد شهادته, ومن اعتاد تركها ردت شهادته؛ لتهاونه بالدين هذا بقلة مبالاته بالمهمات (روضة الطالبين 11/233)

امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں :

من أصر على تركها أي: السنن الرواتب دل ذلك على قلة دينه, ورُدّت شهادته في مذهب أحمد والشافعي وغيرهما (مجموع الفتاوى 253,23/127)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلداول